کارخانے گلسرین نہ بناسکتے ہوں کیونکہ یہ ذرا مشکل کام ہے تو مجبوری کی صورت میں باہر کی بنی ہوئی گلسرین استعمال کی جاسکتی ہے لیکن مجبوری کی صورت میں ورنہ مسلمان صابن بناتے وقت خود گلسرین کو علیحدہ کریں۔ ویسے گلسرین کا ایک نعم البدل Propyal Glycol بھی ہے جو ہرگز حرام نہیں اور گلسرین کی جگہ استعمال ہوسکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گلسرین کی صورت میں مکمل قلب ماھیت ہوجاتی ہے اور اس کو جائز بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ مغربی ممالک میں بسکٹ میں جو چربی ملائی جاتی ہے اسمیں قلب ماھیت نہیں ہوتی اور ایسے بسکٹ واضح طور پر حرام ہونگے۔ پاکستان میں باہر کی کمپنیاں مثلاً Peahfrean وغیرہ بسکٹ بناتی ہیں جو بناسپتی گھی استعمال کرتی ہیں۔ یہ بسکٹ بالکل جائز ہیں۔ ٹوتھ پیسٹ میں ہڈیوں کا پاؤڈر استعمال کرنا غیر ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسی ٹوتھ پیسٹ ہے تو اس کو ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ راقم الحروف وائتھ لبارٹری لاہور میں Kolnos ٹوتھ پیسٹ بناتا رہا ہے اور اس کے فارمولے میں ہڈیوں کا پاؤڈر نہیں ہے۔ ٹوتھ پیسٹ کے اکثر فارمولوں میں اغلباً ہڈیوں کا پاؤڈر نہیں ہوتا۔

۹۔ مذبوح جانوروں کا خون جن دواؤں میں استعمال ہوتا ہے ان سے پرہیز لازمی ہے کیونکہ ان میں حرام جانوروں کا خون بھی ہوسکتا ہے۔

۱۰۔ جلیٹین کا استعمال عام ہے۔ اس کے بنانے میں قلب ماھیت نہیں ہوتی بلکہ ہڈی یا چمڑے کے ایک جزء کو علیحدہ کرکے صاف کرلیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال گوند جیسی اشیاء بنانے یا کھانے والی چیزوں میں استعمال کرنا بالکل حرام ہے۔ پاکستان میں حلال جانوروں کے چمڑے اور ہڈی سے جلیٹین بن رہی ہے اور کھانے کی دوکانوں پر بک بھی رہی ہے۔ اگرچہ اتنی عمدہ نہیں ہے جتنی مغرب کے ملکوں سے بن کر آتی ہے۔ اس کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور حرام چیزوں کے استعمال کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں جلیٹین کے کیپسول (Capsule) بھی حلال جانوروں سے حاصل کردہ چمڑہ اور ہڈی سے بنی ہوئی جلیٹین سے بنائے جاسکتے ہیں۔ اس سے ہمارے مذبح خانوں میں جو چمڑہ یا ہڈی ضائع ہوجاتی ہے وہ بھی کام آئیگی۔ ہمیں زرمبادلہ کی بچت بھی ہوگی اور ہم حرام سے بھی بچ جائیں گے۔ جلیٹین حرام جانوروں سے حاصل کردہ حرام ہے اور قلب ماھیت کے تحت یہ مسئلہ آتا ہی نہیں۔ کیونکہ اس میں قلب ماھیت نہیں ہوتی۔

انٹرنیٹ اور جدید ذرائع مواصلات کے ذریعے عقود و معاملات

۱۔ ''مکان عقد'' کی شرط جدید حالات میں ضروری نہیں۔ دو شخص الگ الگ سواریوں پر یا

پیدل جارہے ہوں اور ایجاب وقبول کریں۔ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں۔ ایک دوسرے کی آواز بھی سن رہے ہوں تو عقد بالکل درست ہوگا۔

ایجاب وقبول میں اتحاد مکان مقصود نہیں بلکہ اقتران واتصال مقصود ہے۔ پس ویڈیو کانفرنسنگ میں جب دو معاملہ کرنیوالے نہ صرف بات کرسکتے ہوں بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں اور ان کو یقین کامل ہو کہ گفتگو اور دیکھنا صحیح ہے تو اسے مجلس کا اتحاد قرار دیا جائے گا یعنی مثل مجلس اتحاد کا معاملہ کیا جائے گا۔ مگر اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیے کہ اس میں دھوکہ کا امکان نہیں ہے۔

(۲) انٹرنیٹ کے ذریعے خرید وفروخت کا معاملہ شرعاً منعقد ہو جائے گا۔ اگر طرفین کو یقین کامل ہو کہ معاملہ ان ہی کے درمیان ہو رہا ہے جو ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور کوئی شائبہ ادنی قسم کے فریب یا دھوکہ کا ممکن نہ ہو۔

۳۔ یہاں بھی وہی بات ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعے جو دو گواہ ایجاب وقبول دیکھ رہے ہوں ان کو طرفین کا یقین کامل ہو۔ ہر طرح سے اطمینان ہو اور کوئی ادنی سا شبہ 'دھوکہ یا فریب کا نہ ہو تو ایسی صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا۔

۴۔ اگر انٹرنیٹ پر معاملہ کی تفصیل تیسرے شخص کو حاصل ہو جائے تو اس کیلئے اس تفصیل کی بنا پر تجارت میں زیادہ فائدہ اٹھانا جائز نہ ہوگا۔ اس کیلئے اس تجارتی معاملہ میں دخل دینا بھی مناسب ہرگز نہیں ہوگا۔ یہاں وہی معاملہ ہے کہ جیسا کہ حدیث میں نکاح میں کسی کے پیغام پر پیغام دینے کی ممانعت آئی ہے۔

۵۔ وڈیو کانفرنسنگ میں کیونکہ خرید وفروخت کرنے والے نہ صرف ایک دوسرے سے بات چیت کرسکتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ بھی رہے ہوتے ہیں۔ اس کا ریکارڈ بھی محفوظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں تجارت بالکل جائز قرار دی جائے گی۔ اسی طرح شئی کا تعین ضروری ہے۔ مثلاً فلاں برانڈ کے اتنے گھی کے ڈبے فروخت کرتا ہوں۔ یہ نہ ہو کہ سودا کسی برانڈ کا ہو اور سپلائی کوئی اور برانڈ کر دیا جائے۔ یعنی شئی کا تفصیلی تعین کر دیا جائے اور شک وشبہ یا دھوکہ کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔

۶۔ فون پر نکاح ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ دولہا دولہن کے علاوہ دونوں طرف کے اولیاء بھی شامل ہوں۔ یہاں بھی ضروری ہے کہ بلا کسی شک وشبہ کے اشخاص اور گواہوں کا تعین ہو۔ یعنی